خمخانۂ احرار

یہ نظم مولانا ظفر علی خانؒ نے مفکر احرار چودھری افضل حق کی وفات پر لکھی تھی۔

رونقِ کاشانۂ ابرار افضل حق سے تھی
مستیٔ خمخانۂ احرار افضل حق سے تھی

اک کرشمہ تھا یہ اُس کی ہمتِ مردانہ کا
لرزہ براندام اگر سرکار افضل حق سے تھی

ذرہ ذرہ کہ رہا ہے وادیٔ کشمیر کا
کامیاب احرار کی یلغار افضل حق سے تھی

ہے گواہ اس پر کتاب زندگی کی سطر سطر
شوخیٔ و رنگینیٔ افکار افضل حق سے تھی

اس کی مرگِ ناگہاں گھر کو نہ لے بیٹھے کہیں
کیونکہ پشتیبانیٔ دیوار افضل حق سے تھی

بہ عالمِ پاک کرد رحلت رئیس احرار افضل حق
کہ بندۂ بود پاک گفتار، پاک کردار، پاک طینت
زہے امیر فقیر سیرت کہ ہمنوا بود باگدایاں،
خوشا فقیرے بلند ہمت کہ با شہاں داشتہ رقابت
چہ غمگسارے کہ یک حدیثش ربودہ غم از دلِ رفیقاں
چہ ہم صفیرے کہ یک نوالیش بہ ہمرہاں داد درس ہمت
چہ نکتہ دانے کہ خامۂ او نگاشتہ حرفِ زندگی را
بہ دل نشیں طرزِ خوش بیانی بہ خوش تریں شیوۂ فصاحت
وداع جاں کرد در ستائش چو فکرِ سال وفات کردند
ندائے از غیب آمدہ۔ آہ امام احرار کرد رحلت

۱۳۶۰ھ

(صوفی غلام مصطفےٰ تبسمؔ)

ساحرؔ لدھیانوی

افضل نہیں ارباب وطن میں

مت سوچ کہ افضل نہیں ارباب وطن میں
یہ دیکھ فضا شعلہ فشاں ہے کہ نہیں ہے

جو آگ سلگتی رہی اس شیر کے دل میں
اس آگ سے ہر روح تپاں ہے کہ نہیں ہے

بیزار غلامی سے ہیں روحیں کہ نہیں ہیں
سرکش سا ہر اک پیر و جواں ہے کہ نہیں ہے

بجلی سی ہر اک ذہن کے آئینہ میں رقصاں
شعلہ سا ہر اک دل میں نہاں ہے کہ نہیں ہے

کچلے ہوئے طبقات کی بڑھتی ہوئی تنظیم
آزادیٔ عالم کا نشاں ہے کہ نہیں ہے

جس دیس میں سانسوں پہ بھی تعزیر تھی اک دن
وہ شعلہ و صرصر کا جہاں ہے کہ نہیں ہے

بیدار جوانوں کی نگاہوں کا تمکن
ناموسِ وطن کا نگراں ہے کہ نہیں ہے